کے تاخت وتاراج سے محفوظ کردے اسلامی انقلاب اور غلبۂ اسلام کی منزل قریب ہو۔

مولوی محمد ظریف شہیدؒ اپنی زندگی کی صرف ۲۲ بہاریں دیکھنے والے حقانیہ کے یہ نوجوان طالب علم بھی بارگاہِ صمدیت میں پروانۂ نجات وسعادت افغانستان کے کارزار میں "مرتبۂ شہادت" حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

موصوف دارالعلوم میں شوال ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء میں داخل ہوئے۔ ہر سال معرکہ ہائے جہاد میں شریک رہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تحصیل علم میں سرگرم تھے۔ اب درجہ ثالثہ میں تھے۔ مخلص تھے۔ امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ بارگاہ صمدیت سے بواسطۂ کارکنانِ قضا وقدر "خلعت خونِ شہادت" کا ایوارڈ حاصل کر لیا۔

محاذ جنگ پر جانے سے قبل رفقاء کو بتاکید وصیت کی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے شہادت سے نوازا تو دارالعلوم کے اساتذہ کرام کو بھی میرے جنازے کی اطلاع دے دینا۔ اس کی یہ تمنا بھی پوری ہوئی۔ مرحوم کی میت محاذ جنگ سے افغان کیمپ واقعہ اکوڑہ لائی گئی۔ اور دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ دونوں شہداء کے لئے دارالعلوم میں بھی اور افغان کیمپوں میں ایصالِ ثواب کی تقاریب منعقد ہوئیں۔ اور دونوں کی بے مثال قربانیوں کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

آہ مولانا عبد الجمیل حقانی

دارالعلوم حقانیہ کے سالِ اول کے فاضل مولانا عبد الجمیل صاحب ساکن لوند خوڑ ضلع مردان ۲۲ دسمبر کو واصل بحق ہوئے نماز جنازہ اسی دن ۴ بجے عصر کو مولانا سمیع الحق نے پڑھایا۔ ہزاروں مسلمانوں، علماء نے جنازہ میں شرکت کی۔ موصوف نے ساری زندگی حضرت شیخؒ کی خدمت ومعیت میں گذاری دارالعلوم دیوبند میں حضرت کے ساتھ رہے۔ اللہ نے وجاہت قد وقامت شجاعت سے نوازا تھا۔ اسی وجہ سے تقسیم ہند سے قبل شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے برصغیر کے سیاسی ہنگامہ خیز دوروں میں بہ طور باڈی گارڈ ساتھ رہنے کا شرف بھی حاصل تھا حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے ننھیال کے رشتہ سے ماموں تھے اس لئے سارے حلقہ میں بھی ماموں کہلاتے تھے۔ اللہ نے بلند اخلاق وصفات سے نوازا تھا۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(عبد القیوم حقانی)